مذہبی رواداری کی بے نظیر مثال

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مذہبی رواداری کی بے نظیر مثال

(تحریر فرمودہ ۷ جولائی ۱۹۲۷ء بمقام کنگز لے شملہ)

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

کچھ عرصہ ہوا میرے پاس قادیان کے کچھ سکھ صاحبان بطور وفد آئے۔ اور انہوں نے شکایت کی کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے کی کتاب "گورونانک صاحب کا مذہب" میں ان کے پیشواؤں پر حملہ کیا گیا ہے۔ میں یہ یقین نہیں کر سکا تھا کہ کوئی احمدی ایسا کرے۔ لیکن چونکہ بعض حوالے مجھے ایسے سنائے گئے جو میرے نزدیک واقعہ میں قابل اعتراض تھے' اس لئے میں نے انہیں تسلی دلائی کہ اس کتاب کے متعلق تحقیق کرکے میں مناسب کارروائی کروں گا۔ اس وعدہ کے مطابق میں نے صیغہ تالیف و تصنیف کو توجہ دلائی کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کرکے رپورٹ کرے۔ صیغہ کی رپورٹ کو پڑھنے اور ان عبارتوں کے دیکھنے کے بعد جو رپورٹ میں نقل کی گئی ہیں' میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گو یہ کتاب قانون کی زد میں نہ آتی ہو مگر سکھوں کا دل دُکھانے کے لئے کافی ہے۔

میں اس امر کا قائل نہیں ہوں کہ ہمیں صرف اس بات سے بچنا چاہئے جو قانون کی زد میں آتی ہو بلکہ ہمارے لئے گورنمنٹ انگریزی کے قانون سے بھی بڑا قانون ایک اور ہے اور وہ شریعت اسلام کا قانون ہے۔ اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم بدگوئی اور سخت کلامی سے احتراز کریں اور بچیں۔ اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو ہمیں ایسی تحریر و تقریر سے بچنا چاہئے جو بدگوئی پر مشتمل ہو۔ مزید بر آں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت باوا نانک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی نسبت تحقیق سے لکھا ہے کہ وہ ایک ولی اللہ اور خدا رسیدہ بزرگ تھے اور اسلام کے ماننے والے تھے۔ پس ایسے بزرگ کے جانشینوں کو بغیر کسی قطعی ثبوت کے سخت الفاظ سے یاد کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق پر پانی پھیرنا ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہے۔ لیکن اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ سکھ مذہب گوروؤں کے

زمانہ میں ہی بگڑ گیا تھا تب بھی کسی شخص کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسروں کے احساسات کا لحاظ نہ کرتا ہوا ایسے الفاظ استعمال کرے جو خواہ مخواہ ایک حصہ بنی نوع انسان کا دل دُکھانے والے ہوں۔ خصوصاً ایک تبلیغی جماعت کا تو یہ فرض ہے کہ وہ سخت کلامی سے کام نہ لے تا وہ دوسروں اقوام متنفّر ہو کر اس کی بات سننے سے احتراز نہ کرنے لگیں۔ پس ان حالات میں جب کہ مجھ پر قطعی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ اس کتاب کے صفحہ ۶۵ تک بہت سے ایسے الفاظ ہیں جو سکھ صاحبان کے دل کے دُکھانے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔

میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ سلسلہ کے نام پر میں اس کتاب کو ضبط کرتا ہوں۔ آئندہ کسی سلسلہ کے اخبار میں اس کا اشتہار نہ چھپے، کوئی احمدی اسے نہ خریدے اور جو خرید چکے ہیں وہ فوراً اس کتاب کو تلف کر دیں اور جب تک اس کتاب کے سخت الفاظ بدل کو مہذب طریق سے مضمون کو پیش نہ کیا جائے، اس کتاب کی بندش رہے۔ اور نہ احمدی اسے خود خریدیں اور نہ دوسروں کو خریدنے کی تحریک کریں چونکہ اس سے پہلے بھی ماسٹر صاحب کو کہا جا چکا تھا کہ وہ ایسے طریق سے باز رہیں جس سے اقوام میں منافرت پھیلتی ہو لیکن انہوں نے احتیاط کا طریق اختیار نہیں کیا۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ انہیں کسی اشتہار یا کتاب کے شائع کرنے کی اس وقت تک اجازت نہ ہوگی جب تک کہ صیغہ تالیف و تصنیف اسے دیکھ نہ لے اور اگر وہ بغیر منظوری کے کوئی تحریر شائع کریں گے تو فوراً اس کے متعلق جماعت میں اعلان کر دیا جائے گا کہ اسے کوئی نہ خریدے۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے جماعت کے بعض لوگوں کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ سکھ صاحبان کی طرف سے بھی ایسے مضمون شائع ہو رہے ہیں جن میں اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی جاتی ہے۔ چونکہ مجھے ایسے مضمون دکھائے نہیں گئے میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی تازہ واقعہ ایسا ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا تازہ واقعہ ہوا ہے تو اس کو میرے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ اگر سکھ صاحبان ہمارے رسولؐ اور ہمارے مذہب کی توہین اور ہتک کرتے ہیں تو میں اس کے خلاف اسی طرح آواز بلند کروں گا کہ جس طرح آریہ کتب کے خلاف میں نے آواز بلند کی تھی۔ لیکن ایسے امور میرے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ ہر ایک شخص کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے خیال سے ہی ایسا کام شروع کر دے جو فساد کا موجب ہو سکتا ہو۔ رسول کریم ﷺ کی عزت کی حفاظت میں

ہمیں ہر ایک قربانی سے جس کی شریعت نے اجازت دی ہے دریغ نہیں ہو سکتا اور اس معاملہ مین ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ بغیر اس کے کہ خلیفہ وقت کے سامنے جو ان کاموں کا ذمہ وار ہے معاملہ کو پیش کیا جائے' آپ ہی آپ حقیقی یا خیالی مظالم کا بدلہ لینا شروع کر دیا جائے۔ اگر احمدیوں میں بھی اسی طرح ہونا ہے تو پھر کسی خلیفہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔

میرا تجربہ یہ ہے کہ گو بہت سے سکھ پچھلی شورش میں دھوکا کھا کر ظلم کرنے والوں کی حمایت میں کھڑے ہو گئے تھے لیکن بعض بڑے لیڈروں نے اس طریق کو ناپسند کیا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ ہم ان لوگوں کی تائید میں جنہوں نے ظلم کیا ہے' مسلمانوں سے لڑنے پر تیار نہیں ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ جلد یہ فریق دوسروں کی آواز کو دبادے گا۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے مصنف اور لیکچرار آئندہ مجھے اس قسم کے اعلان کے شائع کرنے کا موقع نہ دیں گے۔ نہ صرف سکھوں کے متعلق بلکہ تمام دوسرے مذاہب کے متعلق بھی۔

والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

کنگزلے۔ شملہ

۷۔۷۔۱۹۲۷ء

(الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)